کنزالایمان کا صد سالہ جشن
(۱۳۳۰ھ-۱۴۳۰ھ)
مبارک

معارفِ رضا

سالنامہ
2009ء
۱۴۳۰ھ

مدیرِ اعلیٰ

سید وجاہت رسول قادری

مدیر

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل (کراچی)

اسلامی جمہوریہ پاکستان

www.imamahmadraza.net

ISBN No. 978-969-9266-04-1

سالنامہ

معارفِ رضا

کراچی

مسلسل اشاعت کا انتیسواں سال

جلد: ۲۹ شمارہ: ۱، ۲، ۳

محرم الحرام، صفر المظفر، ربیع الاول ۱۴۳۰ھ

جنوری، فروری، مارچ ۲۰۰۹ء

ہدیہ شمارہ خاص: -/250 روپے

سالانہ:

عام ڈاک سے: -/200 روپے

رجسٹرڈ ڈاک سے: -/350 روپے

30 امریکی ڈالر سالانہ

دائرے میں سرخ نشان ممبر شپ ختم ہونے کی علامت ہے۔ زرِ تعاون ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔

رقم دستی یا منی آرڈر/بینک ڈرافٹ بنام "ماہنامہ معارفِ رضا" ارسال کریں، چیک قابلِ قبول نہیں۔ ادارہ کا اکاؤنٹ نمبر کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 45-5214 حبیب بینک لمیٹڈ، پریڈی اسٹریٹ برانچ کراچی۔

مرکزی دفتر: 25۔ جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل)، صدر، پوسٹ بکس نمبر 7324، جی پی او صدر، کراچی 74400۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان

فون: 2725150-21-92+ فیکس: 2732369-21-92+

برانچ دفتر: 44/f-d، اسٹریٹ 38، سیکٹر 6/1-F، اسلام آباد۔ فون: 051-2825587

ای میل: imamahmadraza@gmail.com ویب سائٹ: www.imamahmadraza.net

(پبلشر مجید اللہ قادری نے باہتمام حریت پرنٹنگ پریس، آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی سے چھپوا کر دفتر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل سے شائع کیا۔)

ذنب کا ترجمہ خلاف اولیٰ ہے۔نبی اولیٰ کی صفت غیر اولیٰ نہیں ہوسکتی۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ط نبی کی ہر اَدا، ہر پیروی احسن، اولیٰ، اجمل واکمل ہے۔

الغرض اُن کے ہر مُو پہ لاکھوں دُرود
اُن کی ہر خُو و خصلت پہ لاکھوں سلام

نبی کا ہر فعل اولیٰ ہے۔اُمّتی یہ حق نہیں رکھتا کہ آقا کی سنّت کو غیر اولیٰ کہے، جو کیا اچھا کیا، کرنا بھی اولیٰ نہ کرنا بھی اولیٰ۔

حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اور مذکورہ ہر دو طریقوں سے سعیدی صاحب کی طرح کوئی طریقہ بھی اختیار کرکے تحقیقی انیق کے پاپڑ بیلتے رہنا دل آزار باعثِ سد بار ہوگا اور یہ کام اپنانے والے کا انجام بہت بے قرار اور بیمار ہوگا۔

علمے کہ راہِ حق نماید جہالت است

اور علاّمہ سعیدی صاحب سے ان کے نظریہ کو اپناتے ہوئے ایک دوقدم آگے بڑھنے والے صاحبزادہ مولانا ابُوالخیر پیر محمد زبیر صاحب نے ذنب کو باترجمہ اپنی تحریر وتقریر میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کر کے رَاَیٰ سُوْءَ عَمَلِهٖ حَسَنَةً کے پیشِ نظر بہت کچھ کہتے ہوئے یعنی مسلکِ رضا والے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو نبیوں، وَلیوں بلکہ خود حضور امام الانبیا صلّی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔

ایضاً یہ فرقہ مرزائیوں، خارجیوں اور پرویزیوں کی طرح خطرناک ہے۔

(مغفرت ذنب از صاحبزادہ ص ۳-۱۳)

وہ کچھ کہہ ڈالا جو نہ کہنا تھا۔

گھائل تیری نگاہ کا بنوعِ دِگر ہر ایک
زخمی کچھ ایک بندہ درگاہ ہی نہیں

جن کے ردّ عمل میں جواباتِ رضویہ از عالم ربانی، محقق لاثانی علاّمہ غلام مہر علی اور کتاب معرکۂ ذنب از علاّمہ غلام مہر علی منصۂ عام پر پیش ہوئی۔

سمجھتے تھے رہے گی جنگ محدود وگل و بلبل
مگر تخریبِ نظمِ گلستاں تک بات جا پہنچی

ابھی ابھی یہ بات صاحبزادہ ابُوالخیر علاّمہ محمد زبیر صاحب، رُکن الاسلام حیدرآبادی اور آپ کے متعلق اس معاملہ میں مزید کچھ لکھنا چاہتا تھا کہ حضرت مولانا بشیر القادری صاحب خطیب مسجد سُبحانی اورنگی ۱۳ کراچی سے ملاقات ہوئی، انہوں نے فرمایا کہ قائد اہلِ سنّت علاّمہ الشاہ احمد نورانی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کثیر تعداد جماعت کے سامنے اِس نظریۂ ذنب کے متعلق مخالفتِ اعلیٰ حضرت سے مراجعت لکھوالی تھی اور وہ تحریر میرے پاس ہے میں پہلی فرصت میں پیش کردوں گا۔لہٰذا بس......اور دُعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے پیش رو علاّمہ سعیدی صاحب کو دیگر مسائل میں مراجعت کرنے کی طرح یہاں بھی مراجعت کی توفیق نصیب فرمائے۔

از کنز و ہدایہ نتواں یافت خُدا را
یک پارہ دِل خواں کہ کتابے بہ ازاں نیست

علاّمہ سعیدی صاحب نے ترجمۂ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ اوراس کے مواقف و مطابق اکابرین علمائے کرام وصوفیائے کرام کے ترجمہ کے خلاف جس انداز کو اختیار فرمایا ہوا ہے وہ ہر ذی شعور کے سامنے ہے۔کتنے دل اندوگیں ہوئے، کتنے ضمیر بے یقین ہوئے اور کتنے مخلص بے تمکین ہوئے بلکہ ممتر اعن الدّین ہوئے۔

دِل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اگرچہ اس آگ سے مختلف مقاماتِ مُلک و غیر مُلک سے سوختاں کی چیخیں، پکاریں، سسکیاں جہاں زمانے نے سُنیں علاّمہ سعیدی نے بھی سُنی ہوں گی۔لاہور، گوجرانوالہ، چشتیاں شریف، ملتان

شریف، رحیم یار خاں، حیدر آباد اور خود کراچی سے دَرد کی آہیں اُٹھیں اِن تمام میں میرے نزدیک آہ بصُورتِ مغفرتِ ذنب مقالہ از سیّدی مخدومی محقق اہل سنت محترم علامہ مفتی سیّد شاہ حسین گردیزی دامت برکاتہم العالیہ طویل تشریح سعیدی پر اطول تصریح گردیزی ہے جس میں تقریباً ہر مسئلہ صَرفی نحوی منطقی روایات و درایات پر علمی و اَدبی ابحاث ہیں جو یانِ راہ کے لیے کافی حد تک سامانِ خیر میسّر آسکتا ہے۔

دیکھ! اس قوم کی تذلیل نہ ہونے پائے
اَپنے ایوان میں جس قوم کی آواز ہے تُو

علّامہ سعیدی صاحب نے ترجمۂ اعلیٰ حضرت اور دیگر ہم مسلک و مذہب بزرگوں کے خلاف اپنی لمبی اور طویل تشریح و تحقیق میں زیر و بم کے طعن کا تان اُلا پتے ہوئے کہ: جس ترجمہ میں مغفرت کا تعلّق اگلوں پچھلوں کے ساتھ کیا گیا ہے وہ لغت، قرآن مجید کی بکثرت آیات میں انبیا علیہم السّلام کے ساتھ مغفرت کے تعلّق، نظمِ قرآن، احادیث، آثار اور فقہا اِسلام کی تصریحات کے خلاف ہے اس لیے وہی ترجمہ صحیح ہے جس میں مغفرت ذنوب کا تعلّق رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ الخ

(شرح مُسلم ص ۳۴۶)

سب سے آخر میں فرماتے ہیں:

ہم نے اَپنے اکابر کے جس ترجمہ پر تنبیہ کی ہے وہ ترجمہ ہر چند کہ لُغت، اسلوبِ قرآن، احادیثِ صحیحہ، آثارِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مُستند علما کے اقوال اور خود ان اکابر کی تصریحات کے خلاف ہے...... اس ترجمہ کی اصل عطا خراسانی اور شیخ مکّی کے اقوال میں موجود ہے۔

(شرح صحیح مسلم ص ۳۴۶)

جیسے ہر مؤید و مصدق متقدمین یا متاخرین یا معصرین میں ہو، سعیدی کے نزدیک وہ خلافِ تحقیق ہے اسی طرح کیونکہ عطا خراسانی بھی اسی نشانے پر تھے، ان کے تمام مناصب اور مراتب کو قابلِ ذکر نہ سمجھتے ہوئے اپنی تشریح میں ان کے متعلّق کچھ منفی رائے رکھنے والے علما کا نام مثلاً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ضعفا میں بتایا امام ابن حبان نے حافظہ کا ردی کہا اور بتایا کہ وہ خطا کرتے اور خطا کا انہیں علم نہیں ہوتا تھا، اس لیے ان کی روایات سے استدلال کرنا باطل ہے۔

(شرح مسلم ص ۳۲۴ ج ۷)

اور اسی صفحہ پر ایک اور عطا خراسانی ۱۶۳ھ میں فوت ہونے والے کا ذکر کیا۔ کہ عطا خراسانی بہت بدشکل تھا، یہ تناسخ کا قائل تھا، حلول کا قائل تھا...... اور الوہیت کا مدعی تھا۔

(شرح مسلم ص ۳۲۴)

یہاں اِس کی اِس طور میں ذکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی اور وہ عطا خراسانی جو ۱۳۵ھ میں فوت ہوگیا وہ اور تھا۔ وہ ایک مفسر، محدّث تابع شبِ زندہ دار پرہیز گار تھا، کبار میں شامل تھا۔

۱۔ عطا خراسانی رحمۃُ اللہ علیہ بن عبدُ اللہ الخراسانی ہی عطا ابن مُسلم ہیں۔

۲۔ عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن اسعدی رضی اللہ عنہم نے ان سے روایات کی ہیں جو مراسیل میں شار ہیں۔

۳۔ وہ کثیر الارسال شخص تھے۔

۴۔ حضرت انس، حضرت سعید ابن مسیّب، حضرت عکرمہ، حضرت عروہ رضی اللہ عنہم سے اور دیگر حضرات سے روایات کیں۔

۵۔ اور ان سے ان کے بیٹے امام عثمان، امام اوزاعی، امام معمر، شعبہ، امام سفیان یحیٰی بن حمزہ، اسمٰعیل بن عیاش رضی اللہ عنہم نے روایات کیں۔

۶۔ آپ نے حضرت عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو بھی دیکھا تھا۔

۷۔ امام نسائی نے فرمایا کہ ان کی روایت میں کوئی حرج نہیں۔

۸۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ ابو ایوّب، عطا ابنِ میسرہ، عروہ

رکھتا ہے اور اکابرین و معاصرین کے اختلافات بھی دیکھے۔

گلہائے رنگا رنگ سے ہے زینتِ چمن
اے داغ اِس چمن کو ہے زیبِ اختلاف سے

لیکن افسوس! اور دردتو ایسے اختلاف سے ہے جسے بذاتِ خود دُرست صحیح سمجھے اور دوسروں کی سمجھ کو غلط اور غیر دُرست سمجھے۔

ممکن ہے کہ تو جِس کو سمجھتا ہے بہاراں
اَوروں کی نگاہوں میں وہ موسم ہو خزاں کا
شاید کہ زمیں ہو یہ کسی اور جہاں کی
تُو جس کو سمجھتا ہے فلک اپنے جہاں کا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات میں اگر ذنب کو بلا واسطہ نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں منسوب نہ کرنے اور مغفرتِ ذنب کو سرکار صلّی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس تشریح پر بات نہیں کی کہ شاید دیگر مسائل میں تغیر تبدل جائز ناجائز راجح مرجوح ناسخ منسوخ کی طرح اس تشریح پر نظرِ ثانی ہو جائے۔

لیکن علّامہ سعیدی نے نامعلوم کیا کچھ سوچ کر اِس مخالفتِ اعلیٰ حضرت کے معاملے میں شدّت دکھائی کہ ہر ملنے والے کو مایوس فرماتے رہے۔

کیا خبر کتنے سفینے ڈبو چکی
کتاب مُلّا و صُوفی کی ناخوش اندیشی

اور حضرت علّامہ غلام رسول سعیدی صاحب تھے کہ ہر لحہ مخالفتِ اعلیٰ حضرت پہ تُل کر عقیدتوں کا خون کرنے پر ڈٹے ہوئے تھے۔ نہ معلوم کیا نشہ تھا کہ امام اہلِ سنّت کو ایک عام آدمی سمجھ کر ان کی ہر دینی خدمت سے صَرف نظر کر کے انہیں غلطی کرنے والا مخدوش، اَپنے بزرگوں سے اختلاف رکھنے والا، خُدا کی منشا کے خلاف ذنب کو غیر نبی سے منسوب کرنے والا کہہ کر جماعت اہلِ سنّت بریلویہ سے نفرت دِلانے پر جُتے ہوئے تھے ؏

چُوں کُفر از کعبہ برخیزد کُجا ماند مسلمانی

بلکہ ان دنوں راقم الحروف غیر معروف دیہاتی صحرائی بھی اَپنے اُستاد معظم محدثِ اعظم سیّدی سندی مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب فیصل آبادی رحمۃُ اللہ علیہ کی ہدایت کے تحت (کہ اپنے ہم مسلک علما اور اولیا سے جہاں جاؤ ملتے رہا کرو) حاضر ہوا تو درسگاہِ سعیدی میں اتفاقاً وہاں دیگر علمائے کرام بھی موجود تھے اور امام اہلِ سنّت کی شاعری پر تبصرہ اور اعتراض پر محفل گرم تھی اور اس بات پر بحث تھی کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر کہ۔

کون دیتا ہے دینے کو مُنہ چاہیے
دینے والا ہے سچّا ہمارا نبی ﷺ

درست نہیں تو فقیر نے عرض کی کہ لینے دینے کے لیے منہ دیکھے جاتے ہیں حُضورِ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا:

اُطْلُبُوا الْحَوَآئِجَ مِنْ حِسَانِ الْوُجُوْہِ

تو سعیدی صاحب نے فوراً فرمایا یہ حدیث ہی نہیں دیگر علمائے کرام تھے جن کی اکثریت علّامہ سعیدی کی تائید میں نظر آئی۔ فقیر یہاں سے طوطی بہ نقار خانہ کے تصور سے بلا بحث واپس آ گیا اگلے دن چند حوالے کتبِ علما سے لے کر گیا تو سعیدی صاحب نے فرمایا میں نے کہیں دیکھا کہ کسی عالم دین نے اس کو حدیث ماننے سے انکار کیا ہے لیکن عرضِ ثبوت پر خاموش ہو گئے جبکہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت سے برسوں پہلے اس حدیث کی مطابقت میں رقم فرما دیا ہے کہ۔

ہر حاجت بہ نزدیکِ ترشرو
کہ از خوئے بدش فرسودہ گردی

اِن دنوں عرسِ حضرت خطیبِ پاکستان مولانا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی پر تشریف لائے ہوئے شیخ القرآن لؤ البیان علّامہ غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے علّامہ کوکب نُورانی کے گھر میں راقم الحروف کی ملاقات ہوئی اور علّامہ سعیدی صاحب کے متعلق بھی ذکر تشریح

لِیَغفِرَ لَکَ اللّٰہ ہوا۔

تو حضرت مولانا شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ نے موجودہ حاضرین کے سامنے فرمایا، مولانا گلتر صاحب! اس معاملے میں آپ سعیدی صاحب سے زیادہ نہ اُلجھو۔

بس تجربہ کردیم دریں دیرِ مکافات
بادرد منداں ہر کہ در اُفتاد اُفتاد

حضرت نے سردست ایک مرقومہ پرچہ بھی مجھے تھمادیا جو میرے پاس اب بھی موجود ہے جو متعلق لِیَغفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنبِکَ ہے۔

اور یہی ہدایت وتلقین فرمائی کہ قدرت سے ایسے دریدہ دہنوں اور اکابر پر خواہ مخواہ اعتراض کرکے نیچا دکھانے والوں اور مسلک ومذہب کا شیرازہ بکھیرنے والوں کو سبق جلد تر مل جاتا ہے۔

چوں خُدا خواہد کہ پردہ کس دَرَد
میلش اندر طعنۂ پاکاں زند
بے اَدب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ ایں آفت ہمہ آفاق زد

اس پر فقیر بھی خاموش اور فقیر کے ملنے والے اکثر رضوی سُنّی دوست بھی خاموش دیکھے گئے اکثر اہلسنّت کے مختلف جرائد اور کُتب اس نظریے پر تبصرے طبع کرتے رہے۔

فقیر توحسب استطاعت تشریح سعیدی کی سخت رَوی اور باغیانہ تحریر کے جواب سے خاموش رَہا لیکن حال ہی میں کچھ محققانہ اور مخلصانہ مضامین نظر سے گُورے۔

فقیہِ شہر کی تحقیر کیا مجال مری
مگر یہ بات کہ میں ڈھونڈتا ہوں دل کی کُشاد

ان میں "کنزالایمان پر اعتراضات کا آپریشن" اَز قلم مفتی محمد عبد المجید سعیدی رضوی، رحیم یار خاں۔ اور "مغفرت ذنب" اَز قلم مفتی پیر مولانا شاہ حسین گردیزی، کراچی اگرچہ علاوہ ازیں گرد وپیش سے سعیدی صاحب کی تحقیق وتشریح وایرادات کے جوابات وارد ہورہے ہیں لیکن ان ہردو رسالوں میں کافی وشافی دائرہ اَدب میں مواد موجود ہے ورنہ۔

بنے ہیں سنگدل مجبور ہوکر اس ستمگر سے
جواب آخر انہیں دینا پڑا! پتھر کا پتھر سے

پھر علاّمہ محقق گردیزی صاحب کے مضمون "مغفرت ذنب" پر تائیدوتصدیق فرمانے والے علما پر ایک مضمون کو دارالعلوم نعیمیہ کراچی سے نکلنے والے رسالہ "النعیم" مارچ ۲۰۰۲ء میں خودنوشتہ حضرت سعیدی لیکن اپنے کو محدِّثِ اعظم کہلوانے کے لیے اَز تحریر مولانا محمد نصیر اللہ نقشبندی مدیر اعلیٰ ماہنامہ النعیم کراچی طبع کرادیا۔

یہ حق جُوئی اور صدق کی وفاداری۔

ایسی ضد کا کیا ٹھکانا دینِ حق پہچان کر
ہم ہوئے مُسلم تو وہ مُسلم ہی کافر ہوگیا

حضرت علاّمہ سعیدی صاحب کی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ کے ترجمے کو غلط ثابت کرانے والی تشریح ناروا پر دُکھ سے مجبور ہوکر گذارشات کے لیے تو بہت سارے مواقع ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے بطفیلِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اَب صرف دُعا ہے یارب ہمیں دین و ملّت کے نفع ونقصان سے بے نیاز ہوکر ایسا کرنے سے بچا کہ مولانا نصیرُ اللہ صاحب جیسے کئی طالب علم اس سوچ قاہرانہ سے مُتاثر ہوکر مُستقبل میں یہ نہ کہیں کہ۔

چیست یاراں بعد ازیں تدبیرِ ما
رُخ سوئے میخانہ دارد پیرِ ما،
شیخ از سرِ نبی بیگانہ شُد
بعد ازیں بیتُ الحرم بُت خانہ شُد

×......×......×